اللہ تعالیٰ کامکمل عَدل وانصاف فرمانے والاہے وہ عَدل کے ساتھ فَضل بھی فرماتا ہے

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْحَكَمِ الْعَدْلِ، ذِي الطَّوْلِ وَالْفَضْلِ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهُ. أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ: ﴿اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى وَ اتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ﴾(1).

برادرانِ اِیمان، میرے عزیز ساتھیو! ہمارا آج کا خطبہ ایک ایسے مضمون کے بارے میں ہے کہ اگر وہ دل میں اتر جائے، تو اسے چین و سکون کی دولت سے مالا مال کر دے، اگر نفس میں جاگزیں ہو تو اسے راحت و اطمینان سے بھر دے، اگر روح میں رَچ بَس جائے تو اُسے رب تعالیٰ پر ایمان و یقین سے مُنوّر کر دے، اور اپنے خالق و مالک سے ہمیشہ کیلئے حُسنِ ظن پیدا کر دے، جی ہاں میرے بھائیو! وہ عظیم مفہوم و مضمون باری تعالیٰ کا عَدل و انصاف ہے، چنانچہ وہ اپنے ہر فیصلے میں عَدل وانصاف قائم کرنے والا ہے: ﴿وَاللَّهُ يَقْضِي بِالْحَقِّ﴾(2) اور اللہ برحق فیصلے کرتا ہے، وہ جزاء دینے میں بھی عادل، سزا دینے میں بھی عادل: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ﴾(3) بلا شبہ اللہ تعالیٰ ذرہ برابر بھی کسی پر ظلم نہیں کرتا، چنانچہ اس کائنات میں عَدل وانصاف ہی اللہ کا وہ ترازو ہے، جو اس نے اپنے بندوں کے حقوق کی حفاظت کے لیے قائم فرمایا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ﴾(4) اور آسمان کو اسی نے بلند کیا ہے اور اسی نے ترازو قائم کیا ہے، اپنی شانِ عَدل ہی کے ساتھ اللہ رب العزت نے رسولوں کو مبعوث فرمایا، اور ان پر اپنی

کتابوں کا نزول فرمایا، ارشادِ ربِ کریم ہے:﴿لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَ أَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ﴾[5] حقیقت یہ ہے کہ ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی ہوئی نشانیاں دے کر بھیجا، اور ان کے ساتھ کتاب بھی اتاری، اور ترازو بھی، تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں، اسی طرح رب تعالی نے اپنے بندوں کو حکم فرمایا کہ وہ اپنے تمام اقوال وافعال میں عَدل و انصاف سے کام لیں، اپنے تمام اوقات و اَحوال میں حق اور سچائی کا دامن تھامے رکھیں، ارشادِ ربِ کریم ہے:﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ﴾[6]، اے ایمان والو! انصاف قائم کرنے والے بنو.

لہٰذا میرے بھائیو! عَدل و انصاف کو اپنی زندگی کا مقصد اور مَشعلِ راہ بنائیں، اور اس کی ابتدا اپنی ذات سے کریں، اَمانت داری کے ساتھ اپنے نفس کا محاسبہ کریں، اپنی ذات سے حق و انصاف کے سارے تقاضے شروع کریں، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ثَلَاثٌ مَنْ جَمَعَهُنَّ فَقَدْ جَمَعَ الْإِيمَانَ" وَمِنْهَا: الْإِنْصَافُ مِنْ نَفْسِكَ[7]. جس نے تین چیزوں کو جمع کر لیا اس نے سارا ایمان حاصل کر لیا، اور ان میں سے ایک اپنے نفس کے ساتھ انصاف کرنا ہے.

میرے ایمانی بھائیو! اپنے خاندان میں اور اپنے اہل و عیال کے ساتھ عدل و انصاف سے پیش آئیے، چنانچہ شوہر کو چاہیے کہ وہ بیوی کی خانہ داری اور گھریلو کام کاج میں اس کی محنت و مشقت کی تعریف کرے، اُس کی قربانی کو قدر کی نگاہ سے دیکھے، بیوی کے حقوق ادا کرے، کوئی معمولی خطا سرزد ہو جانے پر اس کی پکڑ نہ کرے، اس کی اَچھائیوں کو بُھلا کر پسِ پُشت نہ ڈال دے، اسی طرح

بیوی کو بھی چاہیے کہ وہ ہمیشہ اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے، اس کے حقوق ادا کرے، اور اس کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آئے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ﴾[8]. اور آپس میں فراخ دلی کا برتاؤ کرنا مت بھولو.

اللہ کے نیک بندو! توفیقِ خداوندی سے جس کی ایک سے زائد بیویاں ہیں، اسے چاہیے کہ اپنی بیویوں کے درمیان انصاف قائم کرے، کسی کی حق تلفی نہ کرے، سب کے حقوق برابر ادا کرے، کسی کی عزّتِ نفس کو مجروح نہ کرے، کسی ایک ہی کو اپنی مکمل توجہ اور چاہت کا مرکز نہ بنا لے، اِرشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ﴾[9] البتہ کسی ایک طرف پورے پورے نہ جھک جاؤ کہ دوسری کو ایسا بنا کر چھوڑ دو جیسے کوئی بیچ میں لٹکی ہوئی چیز ہو، اور نبی کریم ﷺ کی اس وعید سے بچیے: «مَنْ كَانَ لَهُ امْرَأَتَانِ يَمِيلُ لِإِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى؛ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَدُ شِقَّيْهِ مَائِلٌ»[10] جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ ایک کے مقابلے میں دوسری کی طرف زیادہ میلان رکھے تو قیامت کے دن وہ اس طرح آئے گا کہ اس کا ایک پہلو جھکا ہوا ہو گا.

میرے انصاف پسند بھائیو! اسی طرح اپنے بچوں کے درمیان بھی انصاف قائم کیجیے، اپنے مال، اپنے پیار اور اپنی توجہ میں سب کو برابر برابر حصہ دیجیے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: «اتَّقُوا اللَّهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ»[11]. اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے مابین عدل و انصاف قائم کرو، علاوہ ازیں آپ جہاں بھی کام کرتے ہیں، جس پیشے سے بھی وابستہ ہیں، وہاں اپنی بھرپور ڈیوٹی ادا

کیجیے، اپنی ملازمت کے تمام تر تقاضے امانت داری سے پورا کیجیے، کیونکہ عدل وانصاف کا تقاضا یہی ہے، اور ہر شخص خود بھی یہی چاہتا ہے کہ وہ اپنے ادارے سے اپنا پورا پورا حق وصول کرے، اپنی کامل اجرت اپنا پسینہ خشک ہونے سے پہلے پالے، تو اسے بھی چاہیے کہ وہ اپنے ادارے اور اپنی کمپنی سے کیے گئے معاہدے کی پاسداری کرے، کام کی ادائیگی میں سستی و کاہلی کا شکار نہ ہو، بلکہ مکمل خلوص اور محنت کے ساتھ اپنے فرائضِ منصبی نبھائے، تاکہ وہ رب کریم کی اس بشارت کا مستحق قرار پائے: ﴿أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى﴾(12). میں تم میں سے کسی کا عمل ضائع نہیں کروں گا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، اور اسی بارے میں ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

مَنْ يَفْعَلِ الْخَيْرَ لَا يَعْدَمْ جَوَازِيَهُ *** لَا يَذْهَبُ الْعُرْفُ بَيْنَ اللَّهِ وَالنَّاسِ(13)

جو شخص بھی کوئی بھلائی کرے گا وہ ہرگز اس کے بہترین بدلے سے محروم نہ ہوگا، کیونکہ اللہ رب العزت اپنے بندوں کی نیکیاں رائیگاں نہیں جانے دیتا۔

میرے بھائیو! اگر ہم یہ چاہیں کہ ہمارے سارے معاملات عدل و انصاف پر قائم ہوں، تو ایک اصول یاد رکھیے، کہ ہم لوگوں سے جس چاہت و محبت کی توقع رکھتے ہیں، لوگوں سے جس سچائی اور انصاف کی امید رکھتے ہیں، وہی چاہت و محبت لوگوں میں بھی بانٹیں، اسی سچائی اور انصاف سے خود لوگوں کے ساتھ بھی پیش آئیں، چنانچہ ایک صحابی نے نبی کریم ﷺ سے دریافت فرمایا: کہ اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت سے قریب کرے اور دوزخ سے دور کر

دے، توآپ علیہ السلام نے فرمایا: «تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا... وَتَأْتِي إِلَى النَّاسِ مَا تُحِبُّ أَنْ يُؤْتُوهُ إِلَيْكَ، وَمَا كَرِهْتَ لِنَفْسِكَ فَدَعِ النَّاسَ مِنْهُ»[14]. اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اور لوگوں کے ساتھ وہی سلوک کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو، اور جو بات اپنے لیے ناپسند کرتے ہو، اس سے لوگوں کو بھی بچائے رکھو"، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اپنی زندگی کے ہر پہلو میں عدل و انصاف کو رواج دیں، اور اپنے خالق و مالک کے اس فرمان کی پیروی کریں: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾[15].

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.أَمَّا بَعْدُ:

میرے مومن بھائیو! اللہ رب العزت کے عَدل و انصاف کی شان بڑی نرالی ہے، اس کی کمالِ رحمت کے انداز بڑے اعلی ہیں، وہ حساب سے پہلے گرفت نہیں کرتا، میزان قائم کیے بغیر جزا سزا نہیں دیتا، اسی کا ارشادِ پاک ہے:﴿إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ * ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ﴾[16]، یقین جانو ان سب کو ہمارے پاس ہی لوٹ کر آنا ہے، پھر یقیناً ان کا حساب لینا ہمارے ذمہ ہے، چنانچہ وہ اپنے بندوں کا جب حساب کتاب کرتا ہے، تو عَدل و انصاف کے ساتھ کرتا ہے، کسی کے ساتھ ظلم نہیں کرتا، کسی کی نیکیوں میں کمی نہیں کرتا، اور نہ ہی کسی کی محنت ضائع ہونے دیتا ہے، ارشاد باری تعالی ہے:﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَى بِنَا حَاسِبِينَ﴾[17]. اور ہم قیامت کے دن ایسی ترازُوِیں لا رکھیں گے جو سراپا انصاف ہوں گی، چنانچہ کسی پر کوئی ظلم نہیں ہوگا، اور اگر کوئی عمل رائی کے دانے کے برابر بھی ہوگا، تو ہم اسے سامنے لے آئیں گے، اور حساب لینے کے لیے ہم کافی ہیں، سبحان اللہ، وہ کتنا عادل و منصف رب ہے، جو گناہگاروں پر ان کے گناہ سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا، بلکہ اپنی رحمت سے ان کی خطاؤں کو معاف فرما دیتا ہے، تو میرے عزیز بھائیو! آپ علیہ الصلاۃ والسلام کی اس حدیثِ مبارکہ میں غور و فکر فرمائیں: «إِنَّ اللَّهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ ... فَيَقُولُ: أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ أَيْ رَبِّ، حَتَّى إِذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ، وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ هَلَكَ، قَالَ: سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَأَنَا

أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ، فَيُعْطَى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ»[18]. (قیامت کے روز) اللہ تعالیٰ مؤمن بندے کو اپنے نزدیک بلائے گا اور اس سے فرمائے گا: کیا تجھ کو فلاں گناہ یاد ہے؟ کیا فلاں گناہ تجھ کو یاد ہے؟ وہ کہے گا ہاں، اے میرے پروردگار! آخر جب وہ اپنے گناہوں کا اقرار کرلے گا اور اسے یقین آجائے گا کہ اب وہ ہلاک ہوا، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیرے گناہوں پر پردہ ڈالا، اور آج بھی میں تیری مغفرت کرتا ہوں، چنانچہ اسے اس کی نیکیوں کی کتاب دے دی جائے گی، سبحان اللہ، اے رب رحیم! تو کتنا حلیم و کریم ہے، اے پاک ذات! اے ہمارے رب، یا اللہ العظیم! تو کتنا ستار و رحیم ہے، جو دنیا میں گناہگاروں کی پردہ پوشی فرماتا ہے، پھر آخرت میں اپنے فضل و کرم سے ان کی مغفرت بھی فرمادیتا ہے، اور ان کی نیکیوں کا پورا پورا بدلہ بھی انہیں عطا فرماتا ہے،: ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهِ﴾[19]، پھر جو شخص مؤمن بن کر نیک عمل کرے گا تو اس کی کوشش کی ناقدری نہیں ہوگی، اے رب کریم! تو کتنی عظیم ذات ہے، جو اپنے بندوں کی نیکیوں کو قبول فرماتا ہے، ان کی قدر دانی فرماتا ہے، ان کو پورا پورا اجر عطا فرماتا ہے، اپنی رحمت سے ان کو مزید ثواب سے نوازتا ہے، اور ان کی نیکیوں کو کئی گُنا بڑھا کر بدلہ عطا فرماتا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ﴾[20]. پھر جو لوگ ایمان لائے ہوں گے اور انہوں نے نیک عمل کیے ہوں گے ان کو ان کا پورا پورا ثواب دے گا، اور اپنے فضل سے اس سے زیادہ بھی دے گا، تو میرے بھائیو! اپنے رب کریم کے عدل پر اطمینان رکھیے، اپنے خالق و مالک

کے فضل واحسان پر بھروسہ رکھیے، اور اپنے اقوال وافعال اور تمام تر معاملات میں عَدل وانصاف کا ترازو قائم رکھیے. هَذَا، وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْمُرْسَلِينَ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا الْعَدْلَ فِي أَقْوَالِنَا وَأَفْعَالِنَا، ويَسِّرْ أُمُورَنَا، وَاشْرَحْ صُدُورَنَا، وَوَسِّعْ أَرْزَاقَنَا، وَاغْفِرْ لِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا، وَبَارِكْ فِي ذُرِّيَّاتِنَا.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ عِزَّهَا وَنَصْرَهَا، وَاسْتِقْرَارَهَا وَازْدِهَارَهَا، وَخَيْرَهَا وَرَخَاءَهَا. اللَّهُمَّ احْفَظِ الشّيخ محمَّد بْن زَايد رَئِيسَ الدَّوْلَةِ بِحِفْظِكَ، وَكُنْ لَهُ عَوْنًا وَسَنَدًا، وَبَارِكْ فِي عُمُرِهِ وَعَمَلِهِ. اللَّهُمَّ وَفِّقْهُ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشّيخ زَايد، وَالشّيخ رَاشِد، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

---

(1) المائدة: 8.
(2) غافر: 20
(3) النساء: 40
(4) الرحمن: 7.
(5) الحديد: 25.
(6) النساء: 135.
(7) البخاري 15/1 معلّقا، ورواه البيهقي موصولا في شعب الإيمان: 48.
(8) البقرة: 237.
(9) النساء: 129.
(10) النسائي: 3942.
(11) البخاري: 2587.

(12) آل عمران: 195

(13) العقد الفريد: 6/ 126، من قول الحطيئة.
(14) أحمد: 17160.
(15) النساء: 59.
(16) الغاشية: 25-26.
(17) الأنبياء: 47.
(18) متفق عليه.
(19) الأنبياء: 94.
(20) النساء: 173.